تفسیر سورۂ کوثر

از

مولنا عبدالقدیر صدیقی استاذ کلیۂ جامعۂ عثمانیہ

اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔

ولید بن مغیرہ، جس کی اولاد بھی بہت تھی، مال بھی بکثرت تھا، جس کے متعلق ہے وجعلت لہٗ مالاً ممدودا۔ وبنین شھودًا، حضرتؐ کے صاحبزادوں کے انتقال پر حضرتؐ کو طعنہ دیتا۔ کہ۔ ان کی اولاد تو ہے ہی نہیں، کہ آگے ان کا نام چلتا ان کی یادگار رہتی۔ حضرتؐ کو اس کے یہ طعنے ناگوار گذرتے۔ حضرتؐ کی تسلی کے لئے اللہ تعالی نے چھوٹی سی جامع سورت اتاری جس میں اس کا کافی شافی جواب ہے۔

واضح ہو کہ اولاد تین قسم کی ہوتی ہے:۔

(۱) سپوت جو باپ سے زیادہ کام کرے۔ اس سے زیادہ نامور ہو۔ اس سے زیادہ کمالات رکھتا ہو

۲۔ پوت جو باپ کے برابر کمالات رکھے جس کا کارنامہ باپ کے برابر ہو۔

۳۔ کپوت جس کے کام باپ کے کام کے مساوی نہ ہوں نہ باپ کی خوبی ہو۔ نہ اس کی عظمت ہو۔ ایسا بیٹا باپ کے لئے مایۂ ناز نہیں ہوسکتا۔ ایسی اولاد باپ کے کس کام کی؟ ایسی اولاد ہو بھی تو کیا حاصل؟

اب ذرا بولو۔ جو بے نظیر ہو۔ تمام کمالات کا جامع ہو۔ جس کا کارنامہ ناقابل زیادت ہو۔ جس کی یادگاریں قیام قیامت تک رہنے والی ہوں۔ جس کے آثار مٹنے والے نہ ہوں۔ اس کی اولاد نہ سپوت ہوسکتی ہے نہ پوت۔ رہی کپوت اولاد وہ ناقابل فخر ہے۔ ناقابل اعتداد ہے۔

ولید بن مغیرہ کا یہ سمجھنا کہ نام باقی رہنے کے لئے اولاد ضرور ہے۔ غلط ہے۔ بالکل لغو ہے۔

عالم کا نام اس کی کتابوں سے۔ سپاہی کا نام اس کے شجاعانہ کارنامے سے۔ مصلح کا نام اس کی اصلاحات کی وجہ سے۔ بادشاہ کا نام اس کی فتوحات سے۔ خدا پرست کا نام اس کی عبادت و تقوی کے ذکر سے باقی رہتا ہے۔

اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ۔ اے حبیب کریم ہم نے تو تم کو سب کچھ دیدیا ہے۔ کونسی خوبی ہے کونسا کمال ہے جو تم کو نہیں ملا۔ کونسی ما بہ الافتخار صفت ہے جو تم میں موجود نہیں۔ تم فخر دو عالم ہو۔ سید ولد آدم ہو۔ "آدم و من دونہ تحت لوائی تلك الرسل فضلنا بعضھم علی بعض۔ ہم نے تمہارے نور کو سب سے پہلے پیدا کیا۔ اول ما خلق اللہ نوری۔ تم کافۃ الناس کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجے گئے ہو۔ تمہارا دین نہ کسی خاندان سے مخصوص ہے نہ کسی ملک سے۔ وما ارسلنك الا کافۃ للناس تم طالبین کو ہرگز یہ نہیں کہہ سکتے کہ میں خاص قوم کے لئے معبوث ہوا ہوں۔ اور بیٹوں کی روٹی کتوں کے سامنے نہیں ڈالتا تمہارا دروازہ سب کے سامنے کھلا ہوا ہے۔ تم سب کے روحانی باپ ہو سب کی روحانی پرورش تمہارے فرایض میں سے ہے انا من نور اللہ وکلھم من نوری۔ وما یدریك لعله یزکی۔ او یذکر فتنفعه الذکری۔ تمہارا دین محدود زمانہ کے لئے نہیں بلکہ ابد الآباد کے لئے ہے۔ تمہارا دین کبھی منسوخ نہ ہوگا۔ تم خاتم الانبیاء ہو تمہارے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔ دجال ہوگا جو ایسا دعوی کریگا ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ (قال لعلی) انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انه لا نبی بعدی۔ لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب۔ جہاں تمہارا دین ابدی ہے وہاں تمہارا معجزہ یعنے قرآن مجید بھی ابدی ہے۔

جب تمہارا کمال خود تمہاری اولاد کی بقا کا منافی ہے ؎

وحدت میں تیری حرف دوئی کا نہ آسکے
آئینہ کیا مجال جو صورت دکھا سکے

تو کیا پردہ تمہارا دین تمہاری یادگار ہے قرآن مجید تمہاری یادگار ہے۔ تمہاری تعلیم تمہاری یادگار ہے۔ تمہارے امتی تمہارے نام لیوا۔ تمہارے دامن گرفتوں کی کیا کمی ہے؟ وہی تمہاری یادگاریں ہیں۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔ ذرا اپنے پروردگار کے لئے نماز اور حج و قربانی تو کر دیکھو کتنے لوگ جمع ہوتے ہیں اور تمہاری یادگار کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ مکہ کے رہنے والے مہاجرین ابوبکرؓ۔ عمرؓ عثمانؓ۔ علیؓ۔ مدینہ کے رہنے والے انصار انس بن مالک۔ سعد بن عبادہ۔ ابو ایوب۔ قدیم اہل کتاب ابی بن کعب۔ عبداللہ بن سلام۔ ایران کے سلمان، حبش کے بلال۔ شام کے صہیب۔ تمہارے نام لیوا ہیں۔ ملک ملک کے باشندے۔ قوم قوم کے افراد۔ رنگ رنگ کے آدمی سب تمہارے احکام کے پابند۔ تمہارے چشمۂ تعلیم سے سیراب۔ تمہارے فیض تربیت سے سیر ہیں۔ دنیا میں کون ہے جس کی یادگار اتنی عظیم الشان ہے جسمانی اولاد نہیں نہ سہی۔ روحانی اولاد ہے اور کس کثرت سے ہے دن دونی رات چوگنی ترقی پر ہے۔ نمازیں اور حج و قربانی میں۔

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ۔ تمہارے بیری تمہارے دشمن، تم کو طعنے دینے والے ولید بن مغیرہ ہی کا انجام برا ہے۔ علی بن ابی طالب کے ہاتھ سے مارا جائیگا۔ اس کا مال رہے گا نہ اس کی اولاد نہ کوئی نام لیوا باقی رہے گا۔ نہ یادگار۔ ہاں اس کی شرارت و خباثت کی داستان زبان زد خلائق رہیگی برائی میں بھی اس کا نام لیا جائیگا تو اے حبیب تیرے نام کے طفیل سے۔ ورنہ ہزارہا کفار مر گئے کوئی انکا نام تک نہیں جانتا۔

اب ذرا ایک ایک لفظ پر غور کرو کہ ہر لفظ اپنے مقام پر کیسا پیوستہ ہے۔ کہ ہلائے سے وہ نہیں ہلتا جس طرح نگینہ انگشتری میں جڑا جاتا ہے ہر لفظ اپنے محل پر جڑا ہوا ہے۔ اِنَّ بیشک۔ ضرور۔ یقیناً۔ البتہ زور پیدا کرنے اور تاکید کے لئے آیا ہے۔ جب کوئی بات ایسی ہوتی ہے کہ لوگ مشکل اس کا یقین کر سکتے ہوں لیکن

ہوں تواس پر زور دیا جاتا ہے۔اس کی تاکید کی جاتی ہے۔چونکہ اس میں مستقبل کی پیش گوئی ہے۔حضرت کی یادگار کا باقی رہنا، ان کے دین کا، ان کے نام لیواؤں کا سلسلہ قیام قیامت تک جاری رہنا، اور ولید بن مغیرہ کا بد انجام بے نسل ہوجاتا اس صورت میں بیان کیا گیا ہے لہذا تاکید کے لئے ان سے ابتدا کی گئی ہے۔

اعطینٰک۔ ہم نے تمکو دیدیا عطو کے معنے ہیں پکڑنا۔ امرؤ القیس کہتا ہے۔

وتعطو برخص غیر شثن کانہ اساریع ظبی اومساویک اسحل

اتینا کے معنے بھی "ہم نے دیا" کے ہیں۔مگر اعطینا کے معنے میں قبضہ کرادینا متضمن ہے۔یہ بات ظاہر ہے کہ ہبہ میں قبضہ شرط ہے اور وہی ہبہ مکمل ہوتا ہے جس میں موہوب پر قبضہ کرادیا جائے۔

اعطینا میں نسبت اعطیت کے عظمت وجبروت زیادہ ہے جس سے خدائی لہجہ، آسمانی دبدبہ ظاہر ہوتا ہے۔

الکوثر۔ بہت کچھ خیر کثیر۔ اس کا مادہ کَثُرَ وکثرۃ ہے۔کسی نے حضرت ابن عباس سے کہا کہ کوثر ایک حوض ہے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا ہے قیامت کے دن شدت گرمی میں تشنہ لبوں کو حضرت اس حوض سے پانی پلائیں گے۔حضرت عباس نے کہا کہ خیر کثیر میں وہ حوض بھی داخل ہے۔بعض کہتے ہیں کہ جنت میں ایک نہر ہے۔بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد شفاعت ہے ولید بن مغیرہ کو قیامت کے دن شفاعت محمدی دیکھکر معلوم ہوگا کہ۔کون صاحب خیر کثیر ہے؟ کس کے متعلقین زیادہ ہیں؟ اور کون بدانجام بے نام ونشان ہے؟ بہرحال کوثر ہے تو ایک لفظ۔مگر ہر قسم کے خیر کو متضمن، اور انواع عطایا کو شامل ہے۔

فصل لربک۔ ف۔پس۔جب ہم نے تم کو سب کچھ دیدیا تو تم بھی کچھ کام کرو۔

صَلِّ۔ نماز پڑھو۔ لِرَبِّکَ۔ اپنے رب کے لئے۔ . . . . . . رب کے معنی ہیں پرورش کرنا

کمال کو پہنچانا جب اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے تو وہ ضرور تم کو کمال کو پہنچائے گا۔ خیر کثیر سے سرفراز کریگا۔ قیامت تک تمہارا نام باقی رکھے گا۔ تو اپنے رب کی عبادت تم کو کرنی چاہئے۔

فوراً عبادت کرنے کا اس لئے حکم دیا گیا۔ کہ ہبہ کا فوراً معاوضہ کر دیا جائے تو وہ ہبہ نا قابل رد ہو جاتا ہے۔

لفظ رب میں رعایت عطاء خیر کثیر بھی ہے اور علت اقامت صلوٰۃ و حج بھی فضل اللہ کہنے سے یہ لطیفہ وفائدہ نہیں نکلتا۔

وانحر۔ قربانی دے۔ نحر کے معنے ہیں اونٹ کی قربانی کے۔ نحر جزو ارکان حج ہے یہاں جزو کہکر کل مراد لیا گیا ہے اور نحر کنایہ ہے حج سے۔

اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ و حج کو اس لئے ذکر فرمایا۔ کہ زکوٰۃ و صوم انفراداً ادا کئے جاتے ہیں۔ اور صلوٰۃ و حج اجتماعاً۔ صلوٰۃ و حج سے حضرت کی تعلیم حضرت کی یادگار کے قائم ہوجانے، مکے مدینے پر حکومت اور کافروں کی شکست پر دلالت نکلتی ہے۔ آج اگر ولید بن مغیرہ ہوتا یا حضرت کے آخر زمانے میں ہوتا تو اس پیش گوئی کو آنکھوں سے دیکھ لیتا۔ مگر نہیں قیامت قریب ہے میرے سرکار کی کامیابی، اور انتہائی اعزاز، کثرت تابعین کی نمائش کا دن تو قیامت ہی کا دن ہے۔ خود پسند خود سر ولید وہاں حضرت کے اعزازات کو دیکھ ہی لے گا۔

ان شانئك۔ بیشک تمہارا دشمن تم کو حقیر جاننے والا، طعنے دینے والا۔

هو الابتر۔ بتر کے معنے ہیں آخر سے کاٹنا، اس سے مراد ہے بے نسل، لاولد بے یادگار، بد انجام۔ مغیرہ حضرت کو ابتر کہا کرتا تھا۔ وہی لفظ اس پر پلٹایا گیا ہے کہ وہی ہے ابتر۔ ذرا دیکھو انّ حرف تاکید، ہو ضمیر فصل۔ الابتر کا ال کس طرح قصر طلب پر دلالت کرتے ہیں۔ اس جملے میں کتنی تاکید ہے کیا زور ہے۔

شانئ کے عوض اگر مغیرہ کا لفظ رہتا تو حضرت سے شنآن یعنے عداوت و تحقیر کا اظہار نہ ہوتا، ابتر ہونے کی علت ظاہر نہ ہوتی۔ نیز اس سے یہ بھی نکلتا ہے کہ کچھ مغیرہ کی خصوصیت نہیں جو حضرت سے عداوت کرے گا، حضرت کی تحقیر کرے گا، وہ بے خیر ہوگا، اس کا انجام یقیناً برا ہوگا، وہ تباہ ہوگا برباد ہوگا۔